© rasailojaraid.com

ادبیات

نعت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

از جناب الم صاحب مظفرنگری

بجی ہے جلوۂ عرفانِ حق سے جن کی پیشانی
بچے کیا ان کی نظروں میں شکوہ تاجِ سلطانی

گدا کو بخشتے ہیں دم میں اورنگِ جہانبانی
اڑاتے ہیں ہوا میں پرچم تختِ سلیمانی

وہ لذت گیر جب ہوتے ہیں خوانِ من وسلویٰ سے
کیا کرتے ہیں پتے شاخِ طوبیٰ کے مگس رانی

وہ جس دم عالمِ تنزیہہ میں پرواز کرتے ہیں
دباتی ہے پرِ جبریل کو اُن کی پَر افشانی

ہے ان کی ذات خود اک کعبۂ مقصودِ اہلِ دل
طواف آکی گلی کا افتخارِ باغِ رضوانی

کبھی روتے بھی ہیں گر شدّتِ دردِ محبت سے
تو آنسو بن کے گرتا ہے دُرِ دریائے عمانی

ٹپکتی ہیں لبوں سے ان کے بوندیں آبِ حیواں کی
ہے پیدا ان کے ہر اک لفظ سے تفسیرِ قرآنی

نہ آنے دے تصور میں خیالِ جذبۂ باطل
ارے غافل نہ دب جائیں کہیں جذباتِ روحانی

نہیں ہیں فخر کے قابل قیاسات اہلِ یوناں کے
کہاں نکلی ہے آئینے سے اسکندر کے حیرانی

تو حاصل کر وہ دل جو مرکزِ اسرار وحدت ہے
وفورِ غم سے جس میں رات دن آتی ہے طغیانی

وہ دل جو برزخِ کبریٰ ہے دنیائے محبت میں
جو ہر عالم میں رہتا ہے ہلاکِ ذوقِ وجدانی

کبھی ہے سجدہ آرائے ستم شمشیرِ قاتل پر
کبھی حلقومِ بسمل پر نشانِ تشنہ سامانی

یہی شانہ کش و مستی طرازِ زلفِ لیلیٰ ہے
عطا کی ہے اسی نے قیس کو بھی خانہ ویرانی

ہے نے بستِ زلیخا میں کبھی اندوہِ جاں فرسا
کبھی کارخِ مصور میں جمالِ ماہِ کنعانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کبھی الہام تسکیں ہے خلیل اللہ کے دل پر
کبھی دشتِ بلا میں سرخیِ رومانِ قربانی

جہانِ قدس اس کی عظمتوں پر رشک کرتا ہے
بنا ہے جب سے تفسیر کلامِ حسنِ یزدانی

وہی حسنِ خفی پھیلا تو اک بحرِ حقیقت تھا
جو سمٹا بن گیا مہرِ نبوت کی درخشانی

وہی جس نے فروغ و زینتِ بزمِ ازل ہو کر
پے تخلیق گرمایا مزاجِ شوقِ یزدانی

جھکے تھے جس کے سجدے کو ملایک صف بصف ہو کر
شہادت دے رہی ہے حضرتِ آدم کی پیشانی

میسر جس کو مازاغ البصر کی دیدہ افروزی
جسے حاصل ہوئی ہے بزمِ اَو اَدنیٰ کی مہمانی

ہے تکمیلِ نبوت کے لئے خود حجتِ قاطع
رموزِ مقصدِ تورات و رمزِ نصِ قرآنی

قلم برداشتہ اک مطلعِ رنگیں اگر لکھو
کرو ساقی سی باتیں گر ہے شوقِ نطقِ ریحانی

وہ دے لہرا رہی ہے جس میں برقِ طورِ عرفانی
مزاجِ دل کو گرماتی ہے جسکی شعلہ سامانی

یقیں ہو جائے دل کو اتصالِ آب و آتش کا
نظر آجائے بے پردہ شفق کی شعلہ سامانی

میں بادہ کش ہوں پیاسا آج دریا ہو تو پی لونگا
کہیں بجھتی ہے اک ساغر سے میری تشنہ سامانی

چلے دور ایک ایسا بزمِ رندانِ حقیقت میں
کہ مٹ جائے دلوں سے سوزشِ غم کی فراوانی

لکھو پھر مدحِ حاضر میں اک ایسا مطلعِ روشن
جسے سنکر کہیں احسنت عرفی اور خاقانی

وجودِ پاک تیرا احسنِ تقویمِ انسانی
ترا قلبِ مطہر مرکزِ اسرارِ ربانی

تجھی کو یہ شرف حاصل ہے ای محبوبِ یزدانی
فلک آٹھوں پہر کرتا ہے تیرے در کی دربانی

فروغِ باطل افگن تیرے جلووں کی درخشانی
مٹایا جس نے عالم سے خیالِ شرکِ ظلمانی

زہے شانِ طلوعِ آفتابِ برجِ عرفانی
دو عالم سر جھکا کر بول اُٹھے ما اعظم شانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عنایت کا تری پرتو بہارِ باغِ رضوانی
ترے جلوے کی ضو زینت فروزِ عرشِ رحمانی

ذنَب تیری سعادت سے نہیں اب نحس وظلمانی
قمر کو برجِ عقرب ہو گیا ہے برجِ سرطانی

اثر افگن ہے برجبیںِ فلک اوجِ نبوت سے
زحل کی قوتیں مسلوب ہیں ہم شکلِ زندانی

ازل سے تا ابد ثانی نہ ہوگا آپ کا ہرگز
ہے خود صنعت پر اپنی ذہنِ فطرت وقفِ حیرانی

تحرک ہے اگر دل میں تری گرمیٔ الفت سے
لہو کی موج پر غالب ہو کیونکر روحِ شریانی

نسیمِ فیض سے تیری ہے تازہ گلشنِ ہستی
خوشی سے ہیں نجومِ آسماں محوِ گل افشانی

ہے سنبل طعنہ زن گیسوئے محبوبانِ عالم پر
نگاہِ نرگسِ شہلا ہے شمشیرِ صفا ہانی

زمیں خوش آسماں خوش بحر و بر خوش آب و آتش خوش
مگر مُسلم ہے وقفِ کاہشِ غمہائے پنہانی

الم خاموش! می آید صدا از جانبِ طیبہ
رسولؐ اللہ می گوید کہ بشنو رمزِ ایمانی

بہوش آور دلِ مدہوش رامستِ غزلخوانی
بدہ اندیشۂ ادراک را ذوقِ خدا دانی

نمیدانی ز افعالش خجل شد نفسِ شیطانی
گرفتہ مسلمِ نادان طریقِ نامسلمانی

تشتت در گمانش مقصدِ دینی و ایمانی
تفرق در خیالش مقصدِ تعلیمِ قرآنی

یکے بیتاب و مضطر از پئے تقلیدِ افرنگی
یکے سوئے کلیسا می دود در ذوقِ رہبانی

ہمہ مثلِ سگاں در جنگ بہرِ اقتدارِ خود
شدہ نذرِ تخلف مقصدِ احکامِ قرآنی

نمی دانم کہ ایشاں در پئے دینِ کسے پویند
کہ می دارند از منشائے من بُعدِ فراوانی

مآلِ سوءِ اعمالیست ایں غوغا کہ می بینی
"چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی"

© rasailojaraid.com